ائمہ حنفیہ کی کوششیں

شرک اور اس کے وسائل

کے بیان میں

تالیف

ڈاکٹر محمد بن عبد الرحمٰن الخمیس

اردو ترجمہ

سعید مرتضیٰ ندوی

جهود أئمة الحنفية في

بيان الشرك ووسائله

تأليف

الدكتور محمد بن عبدالرحمن الخميس

ترجمة

سعيد مرتضى الندوي

(باللغة الأردية)

فہرست

موضوعات	صفحہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ آل عمران:۱۰۲۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو جیسا ڈرنے کا حق ہے اور بجز اسلام کے کسی اور حالت پر جان مت دینا۔

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ النساء:۱۔

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان دار سے پیدا کیا اور اس جاندار سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے

مرد اور عورتیں پھیلائیں اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام سے ایک دوسرے سے مطالبہ کرتے ہو اور قرابت سے بھی ڈرو، بالیقین اللہ تعالیٰ تم سب کی اطلاع رکھتے ہیں۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيدًا ○ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ الاحزاب: ۷۰، ۷۱۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور راستی کی بات کہو، اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسولﷺ کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔

امابعد:

سب سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے، اور بدترین چیز نئی نئی باتیں ہیں اور ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں جانے والی ہے۔

اس کے بعد جاننا چاہئے کہ علماء حنفیہ جو فروع میں امام ابو حنیفہ کی طرف نسبت رکھتے ہیں اور اصول میں ان کی موافقت کرتے ہیں، قبر پرست

مبتدعین کے رد میں اور شرک، اس کی انواع اور اس کے وسائل نیز بعض مسلم معاشروں میں ان کے اسباب اور شکلوں کے بیان میں ان علماء کی لائق قدر اور قابل شکر کوششیں رہی ہیں۔

اور اسی طرح یہ لوگ بھی مالکی، شافعی اور حنبلی علماء کے اس قافلہ وجماعت میں شامل ہیں جو اس میدان میں آئے تاکہ توحید کی حمایت اور قبر سے متعلق نیز دوسری بدعات کے مقابلے اور شرک اور اس کے ذرائع کے سدباب کا کام کریں۔

اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حنفیت کی طرف منسوب بعض علماء نے بھی قبر سے متعلق مشرکانہ بدعات کے مقابلے کے لئے دوسرے اہل مذاہب کی طرح جدوجہد کی ہے، اور شرک و بدعت سے خالی وپاک عقیدہ کی طرف سے دفاع اور اس کی طرف دعوت کے سلسلے میں ان کی بھی قابل قدر مساعی ہیں اور اس سلسلہ میں انہوں نے اہل سنت وجماعت کے ائمہ ابوحنیفہ ومالک وشافعی واحمد وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی اتباع وپیروی کی ہے جنہوں نے حرم توحید کی حمایت اور شرک واہل شرک کے حملوں کا زور توڑنے کے لئے اپنی پوری کوششیں صرف کی ہیں، جبکہ بعض کا خیال ہے کہ مشرکانہ اور قبر پرستی پر مبنی بدعات کے مقابلے اور رد کا کام صرف علماء حنابلہ نے کیا ہے، حالانکہ یہ خیال صحیح نہیں ہے۔

ایسے ہی لوگوں کے لئے اس بابت علماء حنفیہ کی کچھ کوششوں کو میں یہاں پیش کر رہا ہوں تاکہ مبتدعین پر حجت قائم ہو، اور اس کے بعد ان شاء اللہ وقت کی وسعت اور اپنی صلاحیت کے مطابق میں ان چیزوں کو پیش کروں گا جن سے مالکی و شافعی علماء کی اس سلسلہ کی کوششیں سامنے آسکیں۔

یہاں میں ائمہ حنفیہ کے اقوال سے کچھ نمونے شرک کی تعریف اور اس کی اقسام اور صورتوں و ذرائع کے بیان میں پیش کروں گا، میں نے اس رسالے کو چار عناوین میں تقسیم کیا ہے۔

۱- شرک کی تعریف علماء حنفیہ کے نزدیک۔

۲- شرک کی اقسام علماء حنفیہ کے نزدیک۔

۳- شرک کے ان وسائل و ذرائع کا بیان جن سے علماء حنفیہ نے توحید کی حمایت و حفاظت کے سلسلہ میں ڈرایا ہے۔

۴- شرک کے بعض نمونے جن کا تذکرہ علماء حنفیہ نے کیا ہے۔

میں اللہ ہی سے طالب ہوں کہ اس کتاب سے سب کو نفع پہنچائے اور اس کو خالص اپنی رضا کے لئے بنائے اور قیامت کے دن میرے نامۂ اعمال میں اس کو شامل فرمائے۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین۔

مبحث اول:

علماء حنفیہ کے نزدیک شرک کی تعریف

علماء حنفیہ کے نزدیک شرک کی تعریف اور اس کے معنی کو بیان کرنے سے پہلے مناسب ہوگا کہ ہم شرک کے لغوی معنی کو بیان کریں، لہٰذا ہم کہتے ہیں:

لفظ شرک لغۃً شَرکه فِي كذا يشركه، شِركاً و شِركةً، سے ماخوذ ہے اور اسم ہے، أشْركه فِي كذا ويُشْركهُ اور شاركَه فِي كذا ويُشاركهُ فيه بھی استعمال ہوتا ہے، جس کا مَفہوم ہے کسی چیز کے اندر کسی کو حصہ دینایا کسی کے ساتھ شامل ہونا خواہ یہ حصہ دینا اور شامل ہونا تھوڑی حد ومقدار میں ہو یا زیادہ اور کسی معنوی ووصفی چیز میں ہو یا کسی مادّی چیز وذات میں۔

اور شرعاً شرک توحید کی ضد ہے، جیسے کہ کفر، ایمان کی ضد ہے۔

امام عبد القادر دہلوی [1] فرماتے ہیں:

---

(۱) عبد القادر بن ولی اللہ بن عبد الرحیم عمری دہلوی حنفی، ممتاز علماء میں سے تھے، ۱۲۳۰ھ میں وفات پائی، دیکھئے نزہۃ الخواطر ۷/۳۰۲-۳۰۴۔ کتاب میں عبد القادر بن عبد الرحیم لکھا ہے، یہ صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ مراد امام ولی اللہ دہلوی کے صاحبزادے، مترجم قرآن، عبد القادر دہلوی ہیں، عبد الرحیم شاہ ولی اللہ کے والد اور عبد القادر کے جد امجد ہیں۔ (از مترجم)

شرک یہ ہے کہ آدمی حق تعالیٰ کی صفات میں سے کسی صفت کو کسی غیر اللہ کے اندر مانے، مثلاً یوں کہے کہ فلاں ہر چیز کو جانتا ہے، یا مثلاً یہ اعتقاد رکھے کہ فلاں جو چاہے کرسکتا ہے اور کرتا ہے، یا یہ دعویٰ کرے کہ فلاں کے ہاتھ میں میرا سارا بھلا و برا ہے، یا غیر اللہ کے لئے ایسی تعظیم و تکریم کرے جو صرف اللہ تعالیٰ کے ہی شایان شان ہے، مثلاً یہ کہ کسی شخص کو سجدہ کرے یا اس سے اپنی کسی ضرورت کو طلب کرے یا اس کے بارے میں اعتقاد رکھے کہ وہ حاجت روائی کرسکتا ہے۔[۱]

اس تعریف سے واضح ہے کہ شیخ عبد القادر کے نزدیک شرک اللہ تعالیٰ کے افعال و صفات میں کسی کو شریک کرنے، نیز بندوں کے ان افعال کو جن کا مقصد عبادت ہو شامل ہے۔

اسی طرح امام محمد اسماعیل دہلوی[۲] اور شیخ ابو الحسن ندوی[۳] فرماتے ہیں

---

(۱) توضیح القرآن ۱/۱۰۵، اس میں توضیح القرآن لکھا ہے، صحیح موضح القرآن ہے۔(از مترجم)

(۲) محمد اسماعیل بن عبد الغنی بن ولی اللہ بن عبد الرحیم عمری دہلوی حنفی، دہلی میں ۱۱۹۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۴۶ھ میں وفات ہوئی، ان کی تصنیفات میں تقویۃ الایمان اور تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین وغیرہ ہیں۔ یہاں بھی تصحیح کرلی جائے ، محمد اسماعیل بن عبد الغنی بن عبد الرحیم نہیں بلکہ محمد اسماعیل بن عبد الغنی بن ولی اللہ بن عبد الرحیم ہیں۔

(۳) اور عربی عبارت انہی کی قلم سے ہے۔

-الفاظ ان ہی کے ہیں-:

شرک اس پر موقوف نہیں ہے کہ انسان کسی کو اللہ کا ہمسر قرار دے اور دونوں کو بغیر کسی فرق وامتیاز کے برابر سمجھے، بلکہ شرک کی حقیقت یہ ہے کہ جن چیزوں اور کاموں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات عالی کے ساتھ مخصوص قرار دیا ہے اور ان کو عبودیت کا شعار بنایا ہے انسان ان کو انسانوں میں سے کسی فرد کے لئے انجام دے، مثلاً کسی کے لئے سجدہ کرنا اور کسی کے نام سے جانور ذبح کرنا، یا کسی کو خوش کرنے کے لئے جانور ذبح کرنا اور پریشانیوں میں اس سے مدد طلب کرنا، اور اس بات کا اعتقاد رکھنا کہ وہ ہر جگہ حاضر وناظر ہے، موجود اور دیکھنے والا ہے، اور اس کے لئے کائنات میں تصرفات کو ماننا، ان ساری باتوں کی وجہ سے شرک ثابت ہوتا ہے اور ان کی وجہ سے آدمی مشرک قرار پاتا ہے۔[1]

شرک کی یہ تعریفات پورے طور پر اس بات کو نمایاں کرتی ہیں کہ متعدد ائمہ حنفیہ نے شرک کے بیان اور اس کی تعریف میں صرف ربوبیت کے معاملہ پر اکتفا نہیں کی ہے بلکہ -جیسا کہ آپ نے دیکھا- انہوں نے غیر اللہ کے لئے عبادت (وامور عبادت) کی انجام دہی کو سب سے بڑا شرک قرار دیا ہے،

---

(۱) تقویۃ الایمان، ص:۲۹، ۳۰، رسالۃ التوحید، ص:۳۶۔

خواہ وہ غیر کوئی ہو اور یہی شرک ایسا شرک ہے جو عمل کو ضائع کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب کے نفل و فرض اور صدقہ و فدیہ کسی چیز کو قبول نہیں فرماتے، اس شرک کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ الزمر:۶۵۔

اور آپ کی طرف بھی اور آپ سے پہلے جو پیغمبر گزرے ہیں ان کی طرف بھی یہ بات وحی میں بھیجی جا چکی ہے کہ اے مخاطب اگر تو شرک کرے گا تو تیرا کیا کرایا کام سب غارت ہو جائے گا اور تو خسارہ میں پڑے گا۔

نیز فرمایا ہے:

﴿وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ﴾ البقرہ:۲۱۷۔

اور جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے، پھر کافر ہی ہونے کی

حالت میں مرجائے، تو ایسے لوگوں کے نیک اعمال دنیا و آخرت میں سب غارت ہو جاتے ہیں۔

نیز فرمایا ہے:

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ﴾ المائدہ:۷۲۔

بیشک جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دے گا، سو اس پر اللہ تعالیٰ جنت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لاَ يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ النساء:۴۸۔

بیشک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہ بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے اور اس کے سوا جتنے گناہ ہیں جس کے لئے منظور ہوگا وہ گناہ بخش دیں گے۔

خلاصہ یہ کہ مشرک کا عمل ضائع ہو جاتا ہے اور شرک کرنے والا خسارہ میں رہنے والوں میں سے ہے، جنت اس پر حرام ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے شرک کو کبھی معاف نہیں فرمائے گا۔

یہ ساری صورتیں اور شکلیں جن کا ان علماء نے تذکرہ کیا ہے اور ان کو پیش کیا ہے، یہ سب اس شرک اکبر میں سے ہیں جو قدیم عربوں میں پایا جاتا تھا اور اس امت میں باقی رہ گیا ہے، شیطان نے ان لوگوں کے لئے ان اعمال کو بنا اور سنوار دیا ہے، اس کی وجہ سے یہ لوگ ان اعمال کے حق میں کمزور قسم کے دلائل سے استدلال کرتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا ہے اور ان سے ہی نقل کیا ہے:

﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلاَّ لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى﴾ الزمر: ۳۔

ہم تو ان کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ ہم کو اللہ کا مقرب بنادیں۔

نیز فرمایا ہے:

﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لاَ يَضُرُّهُمْ وَلاَ

يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ﴾ یونس:۱۸۔

اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔

اس کے علاوہ اور بھی ارشادات ہیں۔

مشرکین کی طرف سے یہ سب اس کے ساتھ ہوتا تھا کہ وہ اس کا بھی اقرار کرتے تھے کہ اللہ ہی خالق و رازق اور جلانے والا اور مارنے والا ہے، اور وہی کائنات کا مدبر اور نظم و انتظام کرنے والا اور چلانے والا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کے بارے میں نقل کیا ہے، چنانچہ فرمان باری ہے:

﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ﴾ لقمان:۲۵۔

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے۔

ذرا اس عجیب تناقض و تضاد کو دیکھو اور اس گمراہی کو دیکھو کہ اللہ ہی نے

اس کو پیدا کیا اور وہی روزی دیتا ہے اور اس کو اس کا اقرار ہے پھر بھی وہ غیر کی پرستش کرتا ہے، سبحان اللہ عما یشرکون، اللہ ان چیزوں سے پاک ہے جن کو وہ شریک بناتے ہیں۔

اور چونکہ بہت سے جاہل یہ سمجھتے ہیں کہ توحید ربوبیت ہی مطلوب اور کافی ہے، اس لئے ان کے لئے الوہیت کے شرک میں پڑنا آسان ہو گیا ہے اور وہ غیر اللہ کی عبادت کرنے لگے، خواہ دعاو فریاد کی شکل میں ہو یا کسی اور شکل میں، اور انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ "دعا ہی عبادت ہے" جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:[1]

---

(۱) مسند احمد ۴/۲۶۷، ۲۷۱، ۲۷۶، وابو داود ۲/۱۶۱، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء، حدیث ۱۴۷۹، وترمذی (۲۱۱) حدیث ۲۹۶۹، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ البقرہ ۵/۳۷۴، حدیث ۳۲۴۷، باب ومن سورۃ المؤمن، ۵/۴۵۶، حدیث ۳۳۷۲، کتاب الدعاء، باب ماجاء فی فضل الدعاء، وابن ماجہ ۲/۱۲۵۸، حدیث ۳۸۲۸، کتاب الدعاء، باب فضل الدعاء، وبخاری الادب المفرد ص: ۱۰۵، وابن ابی شیبہ ۶/۲۱ حدیث ۲۹۱۶۷، باب فضل الدعاء، وابن حبان ۲/۱۲۴، حدیث ۸۸۷ (احسان) وبیہقی شعب الایمان ۲/۳۷ حدیث ۱۱۰۵، ومستدرک حاکم ۱/۴۹۱، حاکم نے کہا ہے: حدیث صحیح الاسناد ہے، لیکن اس کو بخاری ومسلم نے روایت نہیں کیا ہے، ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے اور طبری نے بھی اپنی تفسیر میں (۲۴/۷۸، ۷۹) روایت کیا ہے، سب نے اس کو یسیع کندی کے واسطے سے حضرت نعمان بن بشیر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

اس لئے اس قسم کا شرک جاہلوں میں کثرت سے واقع اور آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے، اس کے اسباب میں سے یہ بھی ہے کہ اہل علم اس سلسلہ میں کوتاہی کرتے ہیں، بلکہ علم سے نسبت رکھنے والے بعض لوگ خود بھی انحراف میں پڑ جاتے ہیں۔

لیکن شرک کی اقسام کے بیان میں علماء حنفیہ کے کلام سے نمایاں طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے ربوبیت میں شرک اور عبودیت و صفات میں شرک سب کو برابر قرار دیا ہے اور ان میں سے کسی ایک نوع پر انہوں نے اکتفا نہیں کی ہے بلکہ سب کو ذکر کیا ہے۔

مبحث دوم:

علماء حنفیہ کے نزدیک شرک کی اقسام

شرک کی جن اقسام کا تذکرہ آگے آرہا ہے، ان کا جائزہ لینے پر یہ بات ہمارے لئے پور طور پر واضح و نمایاں ہوتی ہے کہ یہ اقسام صرف ربوبیت کے پہلو تک محدود نہیں ہیں بلکہ ان سے تجاوز کر کے عبودیت والوہیت میں شرک تک پہنچ گئی ہیں، جیسا کہ آگے آئے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات میں شرک تک یوں پہنچ گئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کوئی صفت مخلوق میں سے کسی پر منطبق کی جائے یا کسی مخلوق کے حق میں اس حد تک غلو کیا جائے کہ اس کو معبود برحق کے مرتبہ تک پہنچادیا جائے، آپ کے سامنے شرک کی اقسام کے بیان میں علماء حنفیہ کی تصریحات پیش کی جارہی ہیں۔ (۱)

---

(۱) قابل لحاظ بات یہ ہے کہ شرک کی جن اقسام کا بیان علماء حنفیہ کی تصریح میں آرہا ہے یہ محض ان اعمال شرکیہ کی صورتیں ہیں جو بعض اسلامی معاشروں میں جہالت کے عام ہونے کی وجہ سے پائی جاتی ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ ان حضرات نے اس کام کے لئے محنت کی ہے، لیکن اگر عبادت میں شرک کا تذکرہ مختصراً کرنے کے ساتھ دلائل بھی بیان کرتے تو میرے نزدیک زیادہ نفع بخش تھا۔ (=)

۱-امام احمد سرہندی[۱] فرماتے ہیں:

شرک کی دو قسمیں ہیں:

اول: واجب الوجود میں شرک، دوم: عبادت میں شرک۔

۲-امام احمد رومی[۲] اور شیخ سجان بخش ہندی دونوں نے (شرک کی) چھ اقسام ذکر کی ہیں، جن میں آیا ہے:

(=) ان حضرات نے شرک کی انواع کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور معاملہ یہ ہے کہ جن عبادات میں شرک ہوتا ہے وہ ان اعمال میں منحصر نہیں ہیں جن کا تذکرہ کیا ہے بلکہ ان کے علاوہ بھی بہت سے اعمال ہیں، پھر حنفیہ نے صرف انہیں کے بیان وذکر پر کیوں اکتفا کی، تاہم اس سے ہماری یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ علماء حنفیہ نے بھی عبادت کے اعمال میں شرک سے ڈرانے کا بڑا اہتمام کیا ہے۔

(۱) احمد سرہندی: احمد بن عبد الاحد سرہندی حنفی ماتریدی نقشبندی، انہوں نے ماتریدیہ کے مذہب کے مطابق عقائد کو بیان کیا ہے اور صوفیہ کی رسم ورواج کو درست کیا ہے، ان کا ایک رسالہ نبوت کے اثبات کے سلسلہ میں اور ایک شیعہ امامیہ کے رد میں ہے اور دوسرے رسائل بھی ہیں، ۱۰۳۴ھ میں سرہند کے مدرسے میں وفات ہوئی اور وہیں دفن کئے گئے، تفصیلی احوال کے لئے ملاحظہ ہو: نزہۃ الخواطر ۵/۴۳-۵۵۔

(۲) احمد رومی: احمد بن محمد اقحصاری حنفی، جو "رومی" سے مشہور ہیں، خلافت عثمانیہ کے علماء میں سے تھے، ان کی کئی تصانیف ہیں، علوم شریعت سے ان کا تدریس وافتاء وتصنیف سب شکلوں میں اشتغال رہا، ۱۰۴۳ھ میں وفات ہوئی۔ حالات کے لئے دیکھئے: ہدیۃ العارفین (۱/۱۵۷) ومعجم المؤلفین (۲/۸۳)

"شرک التقریب" یعنی غیر اللہ کی عبادت، اللہ کا قرب[1] حاصل کرنے کے لئے کرنا۔[2]

۳- اور تھانوی[3] نے شرک کی کئی اقسام ذکر کی ہیں، جن میں بعض حسب ذیل ہیں:

(ا) شرک فی العبادۃ[4] (عبادت میں شرک)

---

(۱) اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلاَّ لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى﴾ الزمر: ۳۔ اور ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کا مقرب بنائیں۔

(۲) مجالس الابرار علی خزینۃ الاسرار ۱۵۰-۱۵۲۔

(۳) تھانوی: محمد بن علی بن حامد بن صابر حنفی عمری تھانوی، متکلم وادیب اور فقیہ وماتریدی تھے، ۱۱۵۸ھ سے قبل باحیات تھے (ملاحظہ ہو: نزھۃ الخواطر ۶/۸۷ ۲ و معجم المولفین ۱۱/۷ ۴) موصوف کا پورا نام محمد علی بن علی ہے اور ان کا سن وفات ۱۱۹۱ھ ہے۔ (از مترجم)

(۴) یہ منع ہے، اس لئے کہ ارشاد ربانی ہے: ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولاً أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ النحل: ۳۶۔ اور ہر امت میں ہم کوئی نہ کوئی پیغمبر بھیجتے رہے ہیں کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچتے رہو۔ نیز ارشاد ہے: ﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَاقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ﴾ الاعراف: ۵۹۔ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، سو انہوں نے فرمایا: اے میری قوم! تم صرف اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا کوئی تمہارا معبود ہونے کے لائق نہیں۔ (=)

(۲) طاعت میں شرک۔ [1]

(۳) نام رکھنے میں شرک۔ [2]

(=) اور ارشاد ہے: ﴿لا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَخْذُولاً﴾ الاسراء: ۲۲۔ اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود مت تجویز کرو، ورنہ تو بدحال و بے مددگار ہو کر بیٹھ رہے گا۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی عبادت غیر اللہ کے لئے مت کرو کہ غیر اللہ کی پرستش کرو۔

(۱) اس کا تذکرہ ان آیات میں آیا ہے: ﴿أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَابَنِي آدَمَ أَنْ لاَ تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ﴾ یس: ۶۰۔ اے اولاد آدم کیا میں نے تم کو تاکید نہیں کردی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ مفہوم یہ ہے کہ شیطان کی اطاعت واتباع ان چیزوں میں نہ کرو جن کا وہ تم کو حکم کرتا ہے کہ اللہ کی نافرمانی کرو، تو اس کی عبادت اس کی اطاعت ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ سے یہ بات نقل فرمائی ہے: ﴿يَا أَبَتِ لاَ تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِيًّا﴾ مریم: ۴۴۔ اے میرے باپ تم شیطان کی پرستش مت کرو، بیشک شیطان رحمٰن کی نافرمانی کرنے والا ہے۔

(۲) احتمال ہے کہ اس سے مراد بوقت ذبح غیر اللہ کا نام لینا ہو، اس کی بابت اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلاَ تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ﴾ الانعام: ۱۲۱۔ اور ان جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور یہ فسق ہے۔ نیز فرمایا: ﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ﴾ البقرہ: ۱۷۳۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر صرف حرام کیا ہے مردار کو اور خون کو اور خنزیر کے گوشت کو اور ایسے جانور کو جو غیر اللہ سے نامزد کر دیا گیا ہو۔ (=)

اور احتمال ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ بچے کا نام غیر اللہ کی عبودیت کی طرف نسبت کر کے رکھا جائے، جیسے کہ عبد الحارث اور عبد العزی کہا جائے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا﴾ الاعراف: ۱۹۰۔ سو جب اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو صحیح اولاد دیدی تو اللہ کی دی ہوئی چیز میں وہ دونوں اللہ کا شریک قرار دینے لگے یعنی ان دونوں نے اس بچے میں اللہ کے لئے شریک تجویز کیے جس بچے کو اس نے تن تنہا وجود بخشا اور اس کے ذریعہ انعام کیا اور اس سے والدین کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا اور انہوں نے اس کو غیر اللہ کا بندہ بنادیا، یعنی یا تو انہوں نے اس کا نام غیر اللہ کا بندہ بنا کر رکھا، جیسے عبد الحارث، عبد العزی، عبد الکعبۃ وغیرہ، یا اللہ کے ساتھ دوسرے کو عبادت میں شریک کیا، جبکہ اللہ ہی نے ان دونوں پر وہ تمام احسانات کیے جن کو کوئی بندہ شمار نہیں کر سکتا، یہ ایک نوع سے اس کی جنس کی طرف منتقل ہونے کی بنا پر ہے کہ آغاز کلام (آیت میں) آدم و حواء سے متعلق ہے، پھر گفتگو جنس بنی آدم کی آ گئی اور اس میں شک نہیں کہ اولاد آدم میں ایسا بہت ہو رہا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو شرک کے بطلان پر تنبیہ فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ وہ لوگ اس حرکت کی بنا پر شدید ظلم میں مبتلا ہیں، خواہ شرک اقوال میں ہو یا افعال میں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی ان کو محض ایک جان سے پیدا کیا، جس جان سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور پھر سارے انسانوں کا جوڑا انہیں کے جنس سے بنایا اور ان کے درمیان آپس میں الفت و محبت رکھی، جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے مانوس ہوتے ہیں اور سکون و اطمینان اور لطف و لذت حاصل کرتے ہیں، پھر اس چیز کی طرف ان کی رہنمائی کی جس سے شہوت و لذت اور اولاد و نسل حاصل ہو، پھر ماؤں کے پیٹوں میں ایک وقت کے حساب سے اولاد رکھی، جس سے انسانوں کو دلچسپی ہوتی ہے اور وہ اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اولاد کو صحیح و سالم پیدا کر کے نعمت کو ان پر پورا کرے اور ان کے مطلوب سے ان کو نوازے، تو کیا وہ اس کا مستحق نہیں کہ لوگ اس کی عبادت کریں اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں اور دین کو خالص اسی کے لئے بنائیں۔ ملاحظہ ہو تیسیر الرحمٰن ۱۲۸/۹-۱۳۰۔

(۴) علم میں شرک۔ [1]

(۵) قدرت [2] میں شرک۔ [3]

۴-امام ولی اللہ دہلوی [4] نے شرک کی کئی اقسام بتائی ہیں جو یہ ہیں:

---

(۱) اس بابت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلاَ يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا﴾ الجن:۲۶۔ غیب کا جاننے والا وہی ہے، سووہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ نیز ارشاد ہے: ﴿قُلْ لاَ يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ الْغَيْبَ إِلاَّ اللَّهُ﴾ النمل:۶۵۔ آپ کہہ دیجئے جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں موجود ہیں کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا۔

(۲) جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ۝ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ﴾ الشعراء:۷۲،۷۳۔ کیا یہ تمہاری سنتے ہیں جب تم ان کو پکارتے ہو یا یہ تم کو کچھ نفع پہنچاتے ہیں یا ضرر پہنچا سکتے ہیں۔ نیز ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لاَ يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا﴾ العنکبوت:۱۷۔ تم اللہ کو چھوڑ کر جن کو پوج رہے ہو وہ تم کو کچھ بھی رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔

(۳) کشاف اصطلاحات الفنون ۴/۱۴۶-۱۵۳۔

(۴) امام دہلوی: احمد ولی اللہ بن عبد الرحیم بن وجیہ الدین عمری دہلوی، ممتاز صلاحیت کے مالک علماء میں سے تھے، ان کی تصانیف میں الفوز الکبیر، البدور البازغۃ اور حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ ہیں، ۱۱۷۶ھ میں بمقام دہلی وفات پائی (ملاحظہ ہو: نزھۃ الخواطر: ۶/۳۹۸-۴۱۵)

(۱) سجود میں شرک۔[1]

(۲) مدد مانگنے میں شرک۔[2]

(۳) نذر ماننے میں شرک۔[3]

---

(۱) جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا﴾ النجم: ۶۲۔ پس اللہ ہی کے لئے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ الفاتحہ: ۵۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ اور نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ”مدد مانگو تو اللہ سے مانگو“ (مسند احمد، ترمذی وغیرہ)

(۳) دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ﴿يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا﴾ الانسان: ۷۔ وہ لوگ نذروں کو پورا کرتے ہیں اور ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہو گی۔

اس سلسلہ میں حنفیہ کے کلام کے لئے ملاحظہ ہو: حاشیہ ابن عابدین بر در مختار ۲/۴۳۹، ۴۴۰ اور الابداع فی مضار الابتداع، ص: ۱۸۹، و کتاب زیارۃ القبور، ص: ۲۹، والمجالس الاربعۃ، ص: ۱۴۔

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ الحج: ۲۹۔ پھر چاہئے کہ وہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنے واجبات کو پورا کریں اور اس مامون گھر کا طواف کریں۔ نیز ملاحظہ ہو: البحر الرائق ۲/۲۹۸ و روح المعانی ۱۷/۱۴۳۔

(۴) نام رکھنے میں شرک۔ [۱]

(۵) طاعت میں شرک، کسی چیز کو حلال و حرام قرار دینے کی نسبت سے۔ [۲]

(۶) ذبیحہ میں شرک۔ [۳]

---

(۱) اس کی بابت گفتگو اور مقصود و دلیل کی طرف اشارہ گزر چکا ہے۔

(۲) جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلاَّ لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ التوبہ:۳۱۔ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء و مشائخ کو رب بنا رکھا ہے اور مسیح ابن مریم کو بھی، حالانکہ ان کو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ فقط ایک معبود کی عبادت کریں، جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ اور ترمذی وغیرہ میں اس کی تفسیر کے تحت آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا ان لوگوں نے ان کے لئے حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں بنایا؟ اور انہوں نے اس میں ان کی اتباع کی؟ جواب میں کہا گیا، ہاں، فرمایا: پس یہی ان کی طرف سے علماء و مشائخ کی عبادت تھی۔

(۳) دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ﴿قُلْ إِنَّ صَلاَتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ الانعام:۱۶۲۔ آپ فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو مالک ہے سارے جہان کا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ الکوثر:۲۔ اپنے رب کے لئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔ اس بابت حنفیہ کا کلام دیکھنے کے لئے ملاحظہ ہو "کتاب تحفۃ الفقہاء" ۳/۶۷۔

(۷)جانوروں کو آزاد چھوڑنا۔[1]

---

(۱)اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلاَ سَائِبَةٍ وَلاَ وَصِيلَةٍ وَلاَ حَامٍ وَلَكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ﴾المائدہ: ۱۰۳۔اللہ تعالیٰ نے نہ بحیرہ کو مشروع کیا ہے اور نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو اور نہ حامی کو، لیکن جو لوگ کافر ہیں وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ لگاتے ہیں۔

یہ ان مشرکین کی مذمت ہے جنہوں نے دین میں اس چیز کو جائز و شامل کیا جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی، اور اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز کو حرام ٹھہرایا اور اس میں ان کی کچھ اصطلاحات تھیں جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے معارض اور اس کے خلاف ہیں۔

بحیرہ:اونٹنی جس کے کان کو چیر دیتے تھے اور اس کی سواری کو حرام کر لیتے اور اس کو محترم سمجھتے تھے۔

سائبہ: اونٹنی یا گائے یا بکری جو ایک طے شدہ عمر کو پہنچ جاتی تو ان کو آزاد کر دیتے، پھر نہ ان کی سواری کی جاتی تھی، نہ ان پر بوجھ لادا جاتا تھا اور نہ ان کو کھایا جاتا تھا۔اور بعض لوگ نذر مان کر اپنے کچھ مال کو بھی اسی طرح چھوڑ دیا کرتے تھے۔

حام:اونٹ جب ایک خاص حالت -جو ان کے درمیان معروف تھی- کو پہنچ جاتا تو اس کی پیٹھ کو سواری اور بوجھ سے آزاد کر دیا جاتا تھا۔ان سب کو مشرکوں نے بغیر دلیل حرام ٹھہرا رکھا تھا، یہ اللہ تعالیٰ کے حق میں محض افتراء تھا اور ان کی جہالت و ناسمجھی کا نتیجہ تھا (ملاحظہ ہو: تیسیر الرحمٰن:۲/۳۵۲)

(۸) قسم میں شرک۔ [۱][۲]

(۹) حج میں شرک غیر اللہ کے لئے حج کر کے۔ [۳][۴]

---

(۱) یہ حکم اس وقت ہے جب قسم کھانے والا جس کی قسم کھا رہا ہے وہ اس کے حق میں وہ کمال وعظمت مانتا ہو جو حق تعالیٰ کے شایان شان ہے، یا اس کے ہم پلہ مانے ورنہ تو محض زبان سے قسم کھانا (جبکہ دل میں اس کی قسم کی بات نہ ہو) شرک اصغر ہے اور آدمی کو دین سے باہر نہیں کرتا۔

(۲) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: "جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا" (ابوداود، حاکم اور احمد وغیرہ)

اور ایک روایت میں ہے: "جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا" (مسند احمد)

امام ابو حنیفہ سے غیر اللہ کی قسم سے ممانعت آئی ہے، انہوں نے فرمایا ہے: قسم صرف اللہ کی خالص توحید واخلاص کے ساتھ کھائی جائے گی، ملاحظہ ہو: بدائع الصنائع: ۳/۸۔

اور ابن نجیم حنفی غیر اللہ کی قسم کھانے والے کے متعلق فرماتے ہیں: جو آدمی میری اور تمہاری جان کی قسم کھاتا ہے اس پر کفر کا اندیشہ ہے، ملاحظہ ہو: البحر الرائق: ۵/۱۲۴۔

نیز اس بابت حنفیہ کے کلام کے لئے ملاحظہ ہو: فتاویٰ ہندیہ ۶/۳۲۳، ۳۲۵، ۳۲۶، والبحر الرائق: ۳/۸۸، ۵/۱۲۴۔

(۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ آل عمران: ۹۷۔ اور اللہ کیلئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو اس کی طرف سفر کر سکے۔

(۴) حجۃ اللہ البالغۃ ۱/۸۳ اور طبع جدید ۱/۵۴۳، نیز البدور البازغۃ، ص: ۱۲۵، ۱۲۷۔

۵- شیخ محمد اسماعیل [۱] نے بھی شرک کی چند اقسام ذکر کی ہیں:

(۱) اولیاء سے دعا اور مدد طلب کرنے کے ذریعہ شرک۔ [۲]

(۲) اولیاء کے لئے نذر مان کر اور ذبیحہ کے ذریعہ شرک۔ [۳]

(۳) اولیاء سے مدد مانگ کر شرک۔ [۴]

(۴) نام رکھنے میں شرک، جس کی صورت یہ ہے کہ اولاد کی نسبت اولیاء کی طرف اس حیثیت سے کی جائے کہ وہ غیر اللہ کا عطیہ وہبہ ہیں، جیسے عبدالنبی، علی بخش، حسین بخش، مرشد بخش، مدار بخش، سالار بخش، اور یہ محض اس طمع میں کہ ان ناموں کے واسطے سے ان لوگوں سے بلائیں دور رہیں گی۔ [۵]

---

(۱) ان کا تعارف گزر چکا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلاَ تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لاَ يَنْفَعُكَ وَلاَ يَضُرُّكَ﴾ یونس:۱۰۶۔ اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت نہ کرنا جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ ضرر پہنچا سکے۔

نیز ارشاد ہے: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ﴾ الانفال:۹۔ جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے، پھر اس نے تمہاری سن لی۔ نیز ملاحظہ ہو: روح المعانی: ۱۱/۹۸۔

(۳) اس کے دلائل گزر چکے ہیں۔

(۴) اس کے دلائل گزر چکے ہیں۔

(۵) اس کے دلائل گزر چکے ہیں۔

(۵) غیر اللہ کی قسم۔[۱]

(۶) غیر اللہ کے لئے مثلاً کسی ولی کے نام سے سر پہ چوٹی یا بال کی لٹ رکھنا و چھوڑنا۔[۲]

(۷) بچوں کو کسی ولی کے نام سے خاص انداز کا لباس پہنانا۔

(۸) بچے کے پیر میں کسی ولی کے نام سے بیڑی ڈالنا۔

(۹) غیر اللہ کے لئے سجدہ کرنا۔

(۱۰) غیر اللہ کے لئے علم غیب کا عقیدہ۔[۳]

(۱۱) غیر اللہ کے لئے تصرف کی قدرت ماننا۔[۴]

---

(۱) اس کے دلائل گزر چکے ہیں۔

(۲) اس کے دلائل گزر چکے ہیں، مزید ملاحظہ ہو: البحر الرائق: ۵/ ۱۲۴، ومرقاۃ شرح مشکاۃ ۲/ ۲۰۲ وروح المعانی ۱/۷/ ۲۱۳۔

(۳) اس کے دلائل گزر چکے ہیں، علم غیب کے مدعی کے لئے حنفیہ کے یہاں کیا حکم ہے؟ اس کے لئے ملاحظہ ہو، فتاویٰ ہندیہ: ۶/ ۳۲۳-۳۲۶، والبحر الرائق: ۳/ ۸۸، ۵/ ۱۲۴۔

(۴) اس کے دلائل گزر چکے ہیں، نیز ملاحظہ ہو: حنفیہ کے کلام کے لئے البحر الرائق: ۲/ ۸۹۲، وروح المعانی ۱/۷/ ۲۱۳، والابداع، ص: ۱۸۹۔

اس کے بعد انہوں نے فرمایا ہے: اس سب سے شرک ثابت ہوتا ہے، اور انسان اس کی وجہ سے مشرک ہو جاتا ہے۔[۱]

نیز امام محمد اسماعیل[۲] دہلوی نے ایک دوسرے موقع پر شرک کی چند اقسام ذکر کی ہیں:

(۱) علم میں شرک۔[۳]

(۲) تصرف میں شرک۔[۴]

---

(۱) تقویۃ الایمان، ص: ۱۹ تا ۲۱، (اردو ایڈیشن) ورسالۃ التوحید از شیخ ابوالحسن علی حسنی ندوی ص: ۲۵ تا ۳۳۔

(۲) کتاب میں اس موقع سے "محمد بن اسماعیل" آیا ہے، لیکن صحیح محمد اسماعیل ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَ يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاءَ﴾ البقرۃ: ۲۵۵۔ وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر وغائب حالات کو، اور موجودات اس کی معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لا سکتے، مگر جس قدر وہی چاہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ لاَ يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلاَ فِي الأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ ۝ وَلاَ تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلاَّ لِمَنْ أَذِنَ لَهُ﴾ سبا: ۲۲، ۲۳۔ آپ فرما دیجئے کہ جن کو تم اللہ کے سوا سمجھ رہے ہو ان کو پکارو، وہ ذرہ (=)

(۳) عبادت میں شرک۔[1]

(۴) عادات واعمال میں شرک۔[2]

شیخ ابوالحسن علی ندوی نے بھی شیخ اسماعیل کی تائید کی ہے اور قبر پرستوں پر شدید نکیر کی ہے۔[3]

(=) برابر اختیار نہیں رکھتے، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں، اور نہ ان کی ان دونوں میں کوئی شرکت ہے، اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا کسی کام میں مددگار ہے، اور اللہ کے یہاں سفارش کسی کے لئے کام نہیں آسکتی، مگر اس کے لئے جس کی نسبت وہ اجازت دیدے۔

(۱) اس پر کلام گزر چکا ہے۔

(۲) رد الاشراک، ص: ۱۶، ۱۷۔

(۳) رسالۃ التوحید، ص: ۳۴ تا ۴۰ (اور تقویۃ الایمان، ص: ۲۱ تا ۳۷)

مبحث سوم:

شرک کے وسائل جن سے علماء حنفیہ نے توحید کے پہلو کی حفاظت کے لئے ڈرایا ہے

علماء حنفیہ نے ان چیزوں کی ممانعت کی صراحت کی ہے۔ جو شرک کے وسائل میں سے ہیں، مثلاً: قبروں کو پختہ بنانا اور ان پر عمارت بنانا(۱) اور ان کو بلند کرنا(۲)

(۱) مسلم وغیرہ میں حضرت جابر کی روایت آئی ہے کہ انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے سے اور اس پر بیٹھنے سے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے، امام ابوحنیفہ اور ان کے زیادہ تر اتباع کا اس بابت کیا موقف ہے؟ اس کو جاننے کے لئے ملاحظہ ہو: بدائع الصنائع ۱/ ۳۲۰، تحفۃ الفقہاء ۳/ ۲۵۶، المتلنۃ، ص: ۲۰۱، فتح الملہم ۲/ ۱۲۱، ۱۲۲، معارف السنن ۳/ ۳۰۵، ۳۰۷، حاشیہ الطحاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۳۵، حاشیہ ردالمحتار لابن عابدین ۳/ ۲۳۷، والفتاویٰ الہندیہ ۱/ ۱۹۴، البحر الرائق ۲/ ۱۹۴، المبسوط ۲/ ۶۲، حاشیہ مراقی الفلاح، ص: ۴۰۵، الابداع، ص: ۱۹۷ اور زیارۃ القبور، ص: ۲۹۔

(۲) مسلم وغیرہ میں حضرت علی کی روایت آئی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ان کو بھیجا اور حکم فرمایا کہ جو اونچی قبر ملے اس کو برابر کر دیں۔

اس سلسلہ میں حنفیہ کے موقف سے مزید واقفیت کے لئے ملاحظہ کریں: تبیین الحقائق از زیلعی ۱/ ۲۴۶، فتح الملہم ۲/ ۵۰۶، روح المعانی ۱۵/ ۲۳۷ اور فتح القدیر ۲/ ۱۴۱۔

اوران پر کچھ لکھنا[۱] نیز قبروں کو سجدہ گاہ و عبادت گاہ بنانا۔[۲]

اوران پر روشنی کرنا[۳] نماز و دعا میں ان کی طرف رخ کرنا اوران کو قبلہ

---

(۱) ابو داود و ترمذی وغیرہ نے حضرت جابر سے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے اوراس پر کچھ لکھنے سے منع فرمایا ہے۔ حنفیہ کے موقف سے مزید واقفیت کے لئے ملاحظہ ہو: بدائع الصنائع ۱/ ۳۲۰، تحفۃ الفقہاء ۲/ ۲۵۶، تبیین الحقائق ۱/ ۲۶۴، حاشیہ مراقی الفلاح و مراقی الفلاح، ص:۴۰۵ اور الابداع، ص:۱۹۷۔

(۲) نبی ﷺ نے فرمایا ہے: یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ و عبادت گاہ بنالیا، ان کی حرکت سے ڈرانے کے لئے آپ نے یہ فرمایا (متفق علیہ) نیز فرمایا: سن لو کہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیتے تھے، تم قبروں کو ایسا نہ بنانا، میں تم کو اس سے روکتا ہوں (مسلم وغیرہ) نیز احناف کے مؤقف کو معلوم کرنے کے لئے ملاحظہ ہو: تبیین الحقائق ۱/ ۲۶۴، روح المعانی ۱۵/ ۲۳۷، المرقاۃ شرح مشکاۃ ۲/ ۲۲، الکوکب الدری ۱/ ۳۱۶، ۳۱۷، زیارۃ القبور مصنفہ برعوی، ص:۲۹ اور المجالس الاربعہ، ص:۱۳۔

(۳) حدیث میں آیا ہے: رسول اللہ ﷺ نے قبر کی زیارت کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے، نیز ان لوگوں پر جو قبروں کو سجدہ گاہ و عبادت گاہ بناتے ہیں اور قبروں پر چراغ جلاتے ہیں (احمد و ترمذی وغیرہ) حنفیہ کے موقف کو معلوم کرنے کے لئے ملاحظہ ہو: الکوکب الدری ۱/ ۳۱۷، الابداع، ص:۱۸۹، زیارۃ القبور، ص:۲۹ اور المجالس الاربعہ، ص:۱۳۔

بنانا[1] اور ان کو جشن کی جگہ بنانا[2] اور ان کے لئے سفر کرنا۔[3]

---

(۵۲) مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "قبروں پر نہ بیٹھا کرو اور نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرو" اور امام ابو حنیفہ نے بوقت دعا نبی ﷺ کی قبر کے رخ کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے، دیکھئے: التوسل والوسیلہ، ص: ۲۹۲، روح المعانی ۱۲۵/۶، مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر ۱/۳۱۳۔

(۵۳) ابوداود نے حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے: "اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو جشن کی جگہ، اور مجھ پر درود بھیجو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے، تم جہاں کہیں بھی ہو" حنفیہ کے موقف کے لئے ملاحظہ ہو: الابداع، ص: ۱۸۵۔

(۵۴) امام احمد نے حضرت ابو سعید سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: خاص کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے ارادہ سے سواری تیار کرنا- یعنی سفر کرنا- مناسب نہیں، بجز مسجد حرام اور میری یہ مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ کے۔

مبحث چہارم:

شرک کے کچھ نمونے جن سے علماء حنفیہ نے ڈرایا ہے

ہماری اس بات کو جان لینے اور بیان کرنے کے بعد کہ مشرکین عرب ربوبیت کے بارے میں شرک کے اندر مبتلا نہیں تھے بلکہ الوہیت کے معاملے میں مبتلا تھے، یہ کہنا عجیب معلوم ہوتا ہے کہ ربوبیت میں شرک کے بہت سے مظاہر آج امت اسلامیہ میں پائے جا رہے ہیں، لیکن یہ تعجب یقیناً دور ہو جائے گا جب قاری ان نمونوں سے واقف ہو گا جن کا تذکرہ اس مبحث میں آ رہا ہے، مسئلہ کی اہمیت کی وجہ سے یہاں بعض لمبی عبارتیں نقل کی گئی ہیں۔

محمد علاء الدین حصکفی [1] غیر اللہ کے لئے نذر ماننے والے کے متعلق فرماتے ہیں: جان لو کہ بہت سے عوام کی طرف سے جو کام مردوں کے حق میں ہوتے

---

(۱) حصکفی: محمد بن علی بن محمد حصنی معروف بہ علاء الدین حصکفی، دمشق میں حنفیہ کے مفتی تھے، ان کی تصانیف میں در مختار شرح تنویر الابصار اور افاضۃ الانوار علی اصول المنار ہے، ۱۰۸۸ھ میں وفات ہوئی، ملاحظہ ہو خلاصۃ الاثر ۴/ ۶۳-۶۵، الاعلام ۶/ ۲۹۴۔

ہیں اور شمع وتیل وغیرہ اولیاء کرام کی قبروں تک لے جانے کے لئے جو دراہم لئے جاتے ہیں ان کا قرب حاصل کرنے کیلئے یہ بالاجماع باطل وحرام ہے۔[۱]

ابن عابدین اس عبارت کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ان کا قول 'قرب حاصل کرنے کے لئے' مثلاً یوں کہے: اے میرے فلاں آقا اگر میرا غائب واپس آگیا یا میرا مریض ٹھیک ہو گیا یا میرا کام ہو گیا تو آپ کے لئے اتنا سونا یا چاندی یا کھانا یا شمع و تیل میں پیش کروں گا۔

ان کا یہ کہنا کہ 'باطل اور حرام ہے' اس کے بہت سے اسباب ہیں، جن میں یہ بھی ہے کہ یہ مخلوق کے لئے نذر ہے اور یہ نذر جائز نہیں، اس لئے کہ یہ عبادت ہے اور عبادت مخلوق کے لئے نہیں ہوتی، ایک سبب یہ بھی ہے کہ جس کے لئے نذر ہے وہ مردہ ہے اور مردہ کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔[۲]

علامہ آلوسی غیر اللہ سے مدد طلب کرنے والوں نیز مردوں سے غایت درجہ کا تعلق رکھنے والوں کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جن کا حال یہ ہے کہ مردوں کے لئے طرح طرح کی طاعت کو وہ لوگ اپناتے ہیں جیسے نذر وغیرہ۔

---

(۱) در مختار مع رد المحتار ۲/۴۳۹۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار، ۲/۴۳۹، ۴۴۰۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا﴾ الحج:۷۳۔

جن کی تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ ایک مکھی کو تو پیدا نہیں کر سکتے۔

اس میں ان لوگوں کی مذمت کی طرف اشارہ ہے جو اولیاء کے حق میں غلو کرتے ہیں، ان سے مصیبتوں میں مدد طلب کرتے ہیں اور اللہ سے غافل رہتے ہیں اور ان کے لئے نذریں مانتے ہیں، ان میں سمجھدار کہتے ہیں کہ یہ لوگ اللہ کے یہاں ہمارے لئے وسیلے ہیں اور ہم تو نذر اللہ کے لئے مانتے ہیں اور اس کا ثواب ولی کو پہنچاتے ہیں، یہ بات مخفی نہیں کہ یہ لوگ اپنے پہلے دعوے پر ان بت پرستوں سے بہت مشابہت رکھتے ہیں جو کہا کرتے تھے ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلاَّ لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى﴾ اور ان کے دوسرے دعوے میں کوئی حرج نہ تھا، اگر وہ لوگ اس کی وجہ سے ان سے اپنے مریض کی شفاء اور غائب کی واپسی وغیرہ کو طلب نہ کرتے۔[1]

---

(۱) روح المعانی۔

محمد یحییٰ بن محمد اسماعیل [1] کاندھلوی حنفی فرماتے ہیں:

قبروں پر مسجد بنانے کی ممانعت اس لئے ہے کہ اس میں یہودیوں سے مشابہت ہے، جنھوں نے اپنے انبیاء اور بڑوں کی قبروں پر مسجدیں بنائی تھیں اور اس میں میت کی تعظیم اور بت پرستوں سے بھی مشابہت ہے۔

اور قبروں پر چراغاں کرنے کی ممانعت اس لئے ہے کہ اس میں اپنے مال کا فضول خرچ کرنا تو ہے ہی، جس سے اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر منع فرمایا ہے:

﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا﴾ الاسراء:۲۷۔

بیشک بے موقع اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے۔

اسی کے ساتھ یہود سے مشابہت بھی ہے کہ وہ لوگ اپنے بڑوں کی قبروں پر چراغاں کیا کرتے تھے اور قبروں کی تعظیم اور بے فائدہ چیز سے اشتغال بھی

---

(۱) محمد یحییٰ بن محمد اسماعیل کاندھلوی حنفی ادیب وعالم اور فاضل تھے، راسخ علمی ملکہ کے حامل تھے، ان کی تصنیفات میں الکواکب الدراری ہے، ۱۳۳۴ھ میں وفات پائی، دیکھئے: مقدمہ محقق بر مصنف ابن ابی شیبہ ۱/ ۲۷، والعناقید الغالیہ، ص: ۷۴ (کتاب کا نام "الکوکب الدری" ہے، "الکواکب الدراری" نہیں، جیسا کہ رسالہ میں بار بار آیا ہے)

ہے۔[1]

علامہ آلوسی حنفی فرماتے ہیں:

میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو جاہلوں کے ان تمام کاموں کو جائز کہتے ہیں جن کو وہ صلحاء کی قبروں سے متعلق انجام دیتے ہیں، مثلاً ان کو اونچا کرنا، پتھر اور پختہ اینٹ سے بنانا اور ان پر چراغوں و قندیلوں کو ٹانگنا، ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا اور ان کا طواف کرنا، ان کو چومنا اور خاص اوقات میں ان کے پاس جمع ہونا وغیرہ۔

یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ ہے، اور ایک ایسے دین کی ایجاد ہے جس کی اللہ عزوجل نے اجازت نہیں دی۔

تمہاری معرفت حق کے لئے یہ تلاش اور جاننا کافی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے آپ کی قبر کے ساتھ کیا معاملہ کیا، جبکہ روئے زمین پر سب سے افضل قبر آپ ﷺ ہی کی ہے اور یہ معلوم کرو کہ انہوں نے قبر کی زیارت کے موقع پر آپ کے لئے صلوٰۃ وسلام میں کیا کیا۔ ان سب کو معلوم کرو اور غور کرو کہ دونوں میں کیا فرق ہے؟ اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت فرمائے۔[2]

---

(۱) الکوکب الدری ۱/۳۱۶، ۳۱۷۔

(۲) روح المعانی ۱۵/۲۳۹، ۲۴۰۔

امام ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں:

اے قاری! اگر تجھ کو مشرکین کے عقائد واعمال کے متعلق جو کہا گیا اس کی صحت کی بابت توقف وتردد ہے تو اس زمانے کے خرافات پسندوں کو دیکھو، خاص طور سے ان لوگوں کو جو دارالاسلام کے اطراف میں رہے ہیں کہ ولایت کے متعلق ان کا کیا تصور ہے، یہ لوگ اگرچہ اولیاء متقدمین کی ولایت کو تسلیم کرتے ہیں مگر اس زمانے میں اولیاء کا وجود محال سمجھتے ہیں، اس لئے قبروں اور اولیاء کی چوکھٹوں پر جاتے ہیں اور طرح طرح کے شرک وبدعات اور خرافات میں مبتلا ہیں، ان پر تحریف وتشبیہ کا بھی تسلط ہو گیا ہے، اور یہ چیزیں ان کے دلوں میں رچ بس گئی ہیں، حتی کہ حدیث صحیح میں جیسا کہ آیا ہے:

"تم گزرے لوگوں کے طور طریقوں کو ضرور پکڑو گے"

پچھلوں کی کوئی مصیبت اور فتنہ نہیں رہ گیا ہے جس میں نام کے مسلمانوں کی کوئی نہ کوئی جماعت پھنسی ہوئی نہ ہو، اللہ سبحانہ ہم کو اس سے محفوظ رکھے۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نے سید الانبیاء محمد بن عبد اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کی بعثت کا جزیرۂ عرب میں تقاضا کیا اور اللہ نے ان کو حکم فرمایا کہ وہ ملت حنیفیہ کو قائم کریں اور قرآن کریم کے ذریعہ ان فرق باطلہ سے گفتگو وبحث کریں، ان سے بحث میں ان مسلمات سے کام لیا گیا اور استدلال کیا گیا

جو ملت ابراہیمیہ کی باقی ماندہ تعلیمات میں سے تھے تاکہ الزام قائم ہو سکے اور ان کو لاجواب کیا جا سکے۔[(۱)]

اور امام موصوف "البدور البازغۃ" میں فرماتے ہیں:

سچ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ "تم لوگ اپنے پچھلوں کے طور طریق کو ضرور پکڑو گے، ایک ایک بالشت اور ایک ایک ہاتھ، یہاں تک کہ اگر وہ لوگ کسی گوہ کے سوراخ میں گھسے تھے تو اس میں بھی تم ان کی اتباع کرو گے" صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہود و نصاریٰ؟ فرمایا: "پھر کون؟"[(۲)]

کیا تم دیکھتے نہیں کہ مشرکین مکہ اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ کائنات کے وجود کا سلسلہ حق تعالیٰ پر منتہی ہے، جبکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ﴾ لقمان:۲۵۔

---

(۱) الفوز الکبیر، ص:۲۶ (ص:۲۰ طبع قدیم)

(۲) بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل ۶/ ۴۹۴ (۳۴۵۶) کتاب العلم، باب اتباع سنن الیہود والنصاریٰ، و مسلم ۴/ ۲۰۵۴ (۲۶۶۹) دونوں نے عطاء بن یسار کے واسطے سے ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے۔

اگر ان سے پوچھو کہ آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو یقیناً کہیں گے اللہ نے۔

لیکن ان کا یہ اقرار ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک سے باز نہ رکھ سکا، اور ہو سکتا ہے کہ تم کو اس سے تنبہ ہو جو احادیث میں آیا ہے کہ قیامت سے قبل علم اٹھا لیا جائے گا، تو دو آدمیوں میں (ایاک نستعین کے پڑھنے میں اختلاف ہوگا اور) بحث ہوگی، ایک کہے گا (ایاک ستین) ہے، دوسرا کہے گا (ایاک سبعین) ہے، دونوں سب سے بڑے عالم کے پاس جائیں گے وہ کہے گا: (ایاک تسعین) ہے، اور میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس قسم کا اختلاف دوسری آیات میں پیش آچکا ہے، تو میں تو جس کو بھی دیکھتا ہوں اس کے اندر شرک ہے، جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلاَّ وَهُمْ مُشْرِكُونَ﴾

یوسف:۱۰۶۔

ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر وہ شرک میں مبتلا رہتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ کو اسی وجہ سے کافر قرار دیا کہ انہوں نے ایک سخی آدمی کے متعلق کہا جو حاجیوں کے لئے ستو گوندھا کرتا تھا، اس کو الوہیت